۲۹ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 194)

رمضانُ المبارک کی یاد کیسے تازہ کریں؟

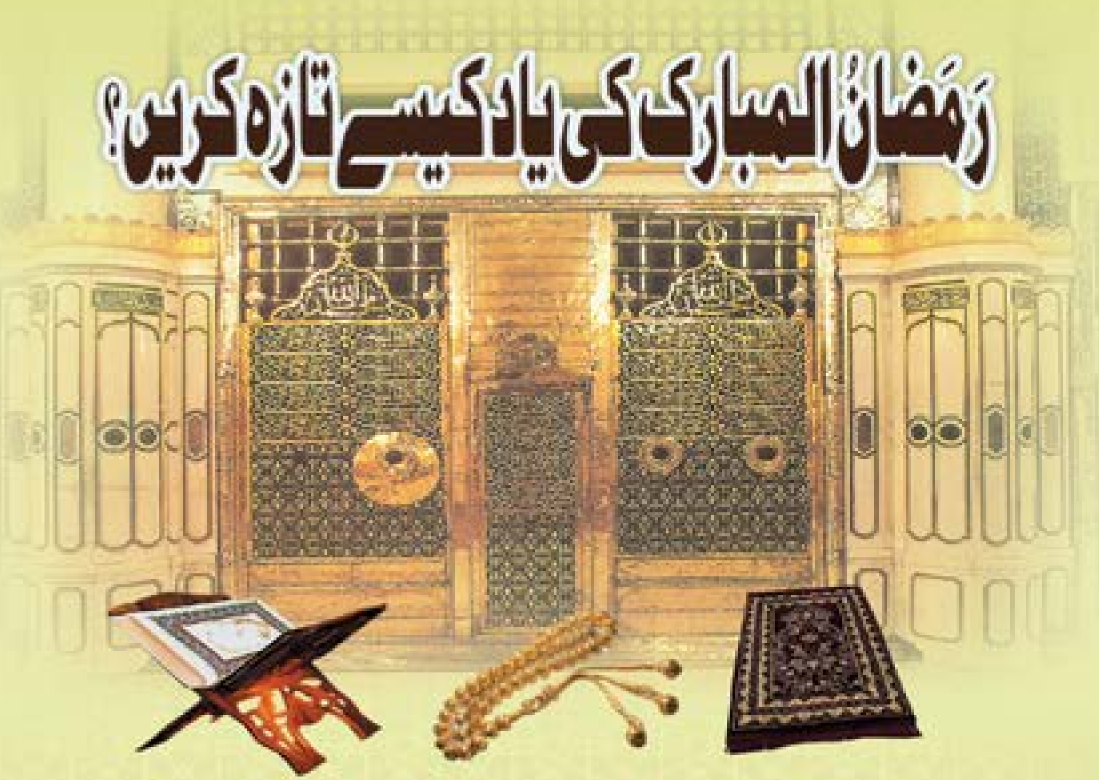

- دو خطبوں کے درمیان دُعا مانگنا کیسا؟ 11
- کیا رمضانُ المبارک میں مرنے والوں سے سوالاتِ قبر نہیں ہوتے؟ 13
- سوٹ سے کپڑا بچ جائے تو درزی کیا کرے؟ 18
- مقاماتِ مقدّسہ پر دُعا کرنا کیسا؟ 20

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

رَمَضانُ المبارک کی یاد کیسے تازہ کریں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرُودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَمَضانُ المبارک کی یاد کیسے تازہ کریں؟

سوال: "اَلوَداع اَلوَداع ماہِ رَمَضان" یہ کلام آپ نے کب اور کس دِن لکھا ہے؟ (محمد شفیق)

جواب: میں نے کئی کلام لکھے ہیں، لیکن یہ بتانا مشکل ہو گا کہ کون سا کلام کب لکھا ہے؟ غالباً میرا سب سے پہلا کلام یہی ہے کیونکہ دعوتِ اسلامی کے شروع میں ہمارے نعت خواں اسلامی بھائی یہی کلام جامع مسجد گلزارِ حبیب میں پڑھا کرتے تھے۔ دَراصل یہ کلام پہلے کوئی لکھ چکا تھا لیکن اِس میں کچھ اَشعار ایسے تھے جنہیں پڑھنا مُناسب نہیں تھا اور اس کلام میں کسی جگہ رَبط بھی نہیں تھا تو کسی نے مجھ سے کہا کہ آپ اِس کلام کو نئے طریقے پر ڈھالیں اور عمدہ اَشعار تیار کر دیں، تب میں نے اسے نیا اُسلوب دیا تھا اور اَشعار میں جہاں ترمیم کی ضَرورت پیش آئی تو وہاں پر ترمیم کر دی۔ یہ کلام "وَسائلِ بخشش" میں ترمیم شُدہ موجود ہے اور ساتھ ہی اِس کے مُرَمَّم ہونے کا بھی حاشیے میں ذِکر کر دیا ہے۔[3]

---

1. ...... یہ رِسالہ ۲۹ رَمَضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 22 مئی 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)
2. ...... معجم اوسط، باب الالف، من اسمه احمد، ۱/۸۴، حديث: ۲۴۱۔
3. ...... "وَسائلِ بخشش" صفحہ 651 پر اِس کلام کے آغاز ہی میں یہ تحریر موجود ہے: اِس کلام میں بیچ میں کہیں کہیں مصرعے کسی نامعلوم شاعر کے ہیں، کلام نہایت پُرسوز تھا اِس لیے کسی کی فرمائش پر اُسی کلام کی مدد سے اپنے مُتلاطم جذبات کو اَلفاظ کے قالب میں ڈھالنے کی سعی کی ہے۔

www.dawateislami.net

”ہوا جاتا ہے رُخصت ماہِ رَمَضان یارَسُوْلَ اللہ“ یہ کلام بھی میں نے 27 رَمَضانُ المبارک کو کسی نعت خواں کی فرمائش پر لکھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس کلام کو نعت خواں پڑھتے رہیں گے تو رَمَضانُ المبارک کی جُدائی کا غم دِل میں تازہ رہے گا۔ بہر حال ہر انسان کے دِل میں رَمَضانُ المبارک کا غم پیدا ہو جائے ایسا نہیں ہوتا کہ ہر ایک کے دِل کی کیفیت جُدا ہوتی ہے، کسی کا دِل کرتا ہے کہ رَمَضان کی یاد میں اتنے آنسو بہاؤں کہ ہچکی بندھ جائے اور کسی کے دِل میں ایسی کیفیت پیدا ہی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی اپنے دِل میں رَمَضانُ المبارک کی جُدائی کا غم پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ جس وقت ماہِ رَمَضان رُخصت ہو رہا ہو اُس وقت سے خاموشی اِختیار کرلے، کسی سے بھی بات نہ کریں اور رَمَضانُ المبارک کی یادیں اور اس کے فَضائل دِل ہی دِل میں یاد کرے مثلاً رَمَضان میں ہر روز اِفطار کے وقت 10 لاکھ اَفراد جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں اور رَمَضان کے جمعہ کی ہر ہر ساعت میں 10، 10 لاکھ اَفراد جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں۔[1] اِس طرح تصور کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ دِل میں غمِ رَمَضان ضَرور نصیب ہو جائے گا۔

پورا سال ہی رَمَضان کی یاد میں گزر جاتا

رَمَضانُ المبارک کا اپنا ہی ایک مزہ اور سُرور ہے، اِس ماہِ مقدس کی آمد سے پہلے ہی گھروں میں تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں، اِس مہینے میں اِنسان پر خود ہی اِس طرح کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ مسجد میں آنے لگ جاتا ہے۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا پورا سال ہی رَمَضان کی یاد میں گزر جاتا تھا۔ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اِس طرح کے واقعات ملتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے ہی رَمَضان کی آمد کی تیاری شروع کر دیتے تھے اور باقی کے چھ مہینوں میں یہ دُعائیں کرتے تھے کہ ہم نے رَمَضان میں جو عبادتیں اور ریاضتیں کی ہیں وہ سب قبول ہو جائیں۔[2] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ایک مخصوص ڈائری بنا کر رکھیں کہ جس میں آمدِ رَمَضان کی تاریخ اور اس کے رُخصت ہونے کی تاریخ لکھی جاسکے، یوں ہی اس میں اپنے اَوراد و وَظائف بھی لکھتے رہیں اور بعد میں اس ڈائری کو پڑھ کر رَمَضان کو یاد کرتے رہیں۔ رَمَضانُ المبارک

---

1 ......فردوس الاخبار، باب اللام، ۲/۱۸۸، حدیث: ۴۹۹۶۔

2 ......لطائف المعارف، وظائف شھر شعبان، المجلس الثالث فی صیام آخر شعبان، ص۱۷۰۔

کی کچھ نہ کچھ یاد تو ہونی چاہیے، میرے بائیں ہاتھ کی کلائی پر ایک زخم کا نشان ہے میں اسے بسا اوقات چُوم بھی لیتا ہوں کہ یہ مجھے 2015 کے رَمضان المبارک میں ہوا تھا۔(اِس موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حاجی عبید رضا نے فرمایا:)میری عادت بنی ہوئی ہے اور اِس بار بھی میں نے یوں کیا ہے کہ جب شعبانُ المعظم کے مہینے کا آخری سورج غروب ہوا تو میں نے اس وقت اپنی گھڑی میں اَلارم لگا دیا جو ہر روز بجتا ہے اور مجھے رَمَضانُ المبارک کی یاد دِلاتا ہے۔اِسی طرح جب صبحِ بہاراں کا وقت آتا ہے تب بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

خواتین اپنے بال ایسی جگہ چھپادیں جہاں اجنبی کی نظر نہ پڑے

سوال: کنگھی کرتے وقت خواتین کے کچھ بال ٹوٹ جاتے ہیں، اِن بالوں کو اِس نیّت سے جَلا دینا کہ ان پر کسی اَجنبی کی نظر نہ پڑے یا اِن کے ذَریعے کوئی جادو نہ کر سکے، کیا ایسا کرنا شرعاً دُرُست ہے؟(SMS کے ذَریعے سوال)

جواب: ایسا کسی کتاب میں پڑھا نہیں ہے کہ عورت کے بالوں کو جَلانا چاہیے۔ہاں یہ ضَرور ہے کہ عورت اپنے بالوں کو کسی ایسی جگہ چُھپا دے کہ جہاں پر کسی اَجنبی کی نظر نہ پڑے۔[1] اِسی طرح مَرد کو بھی اپنے بال، ناخن اور کھال وغیرہ کو زمین میں دَفن کر دینا چاہیے۔[2]

قرض خواہ کو قرض کی تاخیر پر ملنے والا ثواب

سوال: اگر کسی شخص نے ایک لاکھ روپے کا قرض لیا ہو اور قرض خواہ اسے تلاش کرنے میں ناکام رہا ہو تو کیا اس صورت میں قرض خواہ کو صبر کرنے پر ثواب ملے گا؟

جواب: اگر قرضدار نے قرض واپس کرنے کی کوئی تاریخ دی ہے کہ میں فلاں تاریخ کو سارا قرض لوٹا دوں گا لیکن وہ تاریخ گزر گئی اور اب تک قرض کی رَقم واپس نہیں لوٹائی تو اِس صورت میں اگر قرض خواہ صبر کیے ہوئے ہے تو اُسے ضَرور ثواب ملے گا۔ مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد جتنے دِن بھی گزریں گے ہر دِن قرض خواہ کو ایک لاکھ روپے خیرات

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۴۹، حصہ:۱۶۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ٦٦٨۔

کرنے کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ [1] عموماً لوگ جھگڑا کر کے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے تو صبر کیا ہوا ہے۔ لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ صبر کسے کہتے ہیں؟ بسا اوقات قرضدار مجبور ہوتا ہے یا کسی پریشانی میں ہوتا ہے تو وہ خود ہی آکر عرضی پیش کر دیتا ہے کہ چند مہینوں کی مدّت دَرکار ہے، میں چھ یا سات مہینے میں قرض ادا کر دوں گا۔ اِس موقع پر بھی بعض قرض خواہ اُس کی مجبوری کو نہیں سمجھتے اور اسے کہنے لگ جاتے ہیں کہ "اتنی مدّت گزر گئی ہے تم نے ابھی تک قرض کی رَقم ادا نہیں کی، ہمیں تو لگتا ہے کہ تم نے وہ رَقم کھالی ہے۔" اِس طرح وہ سامنے والے پر مَعَاذَ اللہ تہمت لگا دیتے ہیں اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ کیا پتا وہ واقعی فی الحال مجبور ہو، ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ ہاں اگر قرض لینے والا شخص یہ کہہ دیتا ہے کہ "جاؤ میں قرض کی رَقم ادا نہیں کر رہا" تو یہ الگ بات ہے۔ بہر حال اپنا حق وصول کرنے کے لیے جائز ذرائع اِستعمال کیے جاسکتے ہیں۔

مقروض کو مہلت دینی چاہیے

بعض لوگ مُعاشرے میں ایسے بھی ہیں کہ قرضدار کی طرف سے قرض کی اَدائیگی میں ذرا سی تاخیر ہو جائے تو مقروض پر مسلط ہو جاتے ہیں کہ ابھی تک قرض ادا کیوں نہیں کیا؟ جب قرض خواہ بار بار ایسا کرتے ہیں تو مقروض بھی غصے میں کہہ دیتا ہے کہ "جاؤ نہیں دے رہا۔" جب سامنے والا کہہ رہا ہے کہ قرض ادا کر دے گا تو قرض خواہ کو بھی چاہیے کہ اسے مزید مہلت دے دے۔ ہمارے مُعاشرے میں ایسے لوگ بھی ہیں جن پر لوگوں کا قرض ہوتا ہے لیکن پھر بھی ہر سال اپنی شان کے مُطابق قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا وجود نہیں تھا۔ ایک بزرگ جو کافی امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، وہ دِل کھول کر عیدُ الاَضحیٰ کے دِنوں میں قربانی کیا کرتے تھے، اُن کا

---

1 ...... فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے تنگدست کو مہلت دی اس کے لئے مہلت ختم ہونے تک روزانہ اتنی ہی رَقم صَدقہ کرنے کا ثواب ہے اور قرض کی وُصولی کے دِن بھی اگر مزید مہلت دے دی تو اسے روزانہ اتنی ہی رَقم دو مَرتبہ صَدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ (مستدرک، کتاب البیوع، باب من أنظر معسرا أو وضع له اظله اللہ فی ظله، ۲/۳۲۷، حدیث: ۲۲۷۲) حضرتِ سَیِّدُنا عمران بن حُصین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کا کسی شخص پر کوئی حق ہو وہ اسے مہلت دے تو اسے ہر دِن کے عوض صَدقے کا ثواب ملے گا۔ (مسند امام احمد، مسند عمران بن حصین، ۷/۲۲۴، حدیث: ۱۹۹۹۷)

ایک بیٹا تھا جسے دِینی مَسائل سے شَغَف تھا، وہ کچھ نہ کچھ فقہی مَسائل سیکھتا رہتا تھا، اُس سے میری کافی اچھی دوستی بھی تھی، ایک دِن وہ مجھ سے کہنے لگا کہ ”ہم پر قربانی واجب نہیں ہوتی کیونکہ ہم پر قرض بہت زیادہ ہے اور محلے میں ہمارا ایک مقام ہے، اگر ہم قربانی نہیں کریں گے تو لوگ ہمیں کنجوس کہیں گے۔“

نفس کا معنٰی اور اِس کی اَقسام

سوال: نفس کسے کہتے ہیں اور اسے کس طرح قابو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نفس کا اصل معنٰی خواہش ہے۔ اگر کسی کا نفس روزہ رکھنے کو پسند نہیں کرتا تو بندے کو چاہیے کہ اس کا مقابلہ کر کے روزہ رکھے، اسے نفس کو قابو کرنا کہتے ہیں۔ نفس کی تین اَقسام ہیں: (1) نَفْسِ مُطْمَئِنَّه (2) نَفْسِ لَوَّامَه (3) نَفْسِ اَمَّارَہ۔[1] نفس کا کام اِنسان سے گناہ کروانا ہے گویا کہ یہ شیطان کا بھائی ہے۔ جب تک دِینی کُتب کا مُطالعہ نہیں ہو گا اور عاشقانِ رَسول کی صحبت میسر نہیں ہو گی اُس وقت تک نفس و شیطان سے پیچھا چُھڑانا مشکل کام ہے۔ ایک محاورہ ہے: ”مَنْ جَدَّ وَجَدَ یعنی جس نے کوشش کی اُس نے پالیا۔“ ہر شخص کو دُرست مَسلک کی پہچان بھی نہیں ہوتی، وہ بے چارہ کس کی بات مانے گا!

لباسِ خضر میں ہزاروں راہ زن پھرتے ہیں
اگر جینے کی تمنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

اِس شعر میں خضر سے مُراد حضرتِ خضر عَلَیْہِ السَّلَام نہیں ہیں بلکہ یہاں لفظِ خضر کا معنٰی راہ نما ہے، راہ زن کا معنٰی چور اور ڈاکو ہے۔ اب اِس شعر کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ صوفیانہ لباس پہنے ہوئے سیدھی راہ کی طرف راہ نمائی کرنے کے لیے پھر

---

[1] ...... نَفْسِ مُطْمَئِنَّه: جب نَفْس اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری پر قائم ہو جائے اور نَفْسانی خواہشات کو تَرک کرنے کے سبب اس کا اِضْطِراب خَتْم ہو جائے تو اُسے نَفْسِ مُطْمَئِنَّه کہا جاتا ہے۔ نَفْسِ لَوَّامَه: نَفْس اگرچہ اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری کا عادی تو نہیں ہوتا لیکن خواہشات کو روکتا ہے اور اگر کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو لعنت مَلامت کرتا ہے تو نفس کی اِس کیفیت کو نَفْسِ لَوَّامَه کہا جاتا ہے۔ نَفْسِ اَمَّارَہ: جب نَفْس کسی بُرائی کے صادِر ہونے پر مَلامت بھی نہ کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا رہے تو اسے نَفْسِ اَمَّارَہ کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب شرح عجائب القلب، بیان معنی النفس والروح، ۳/ ۵)

رہے ہیں کیا معلوم وہ اِیمان کو لوٹنے والے چور اور ڈاکو ہوں؟ لہٰذا اُن سے بچنے کے لیے اپنے اندر ان کی پہچان پیدا کرنا ضَروری ہے۔ حقیقتاً دُنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو بظاہر سفید لباس میں ملبوس اور ہاتھ میں تسبیح پکڑے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ یہ بہت پہنچی ہوئی ہستیاں ہے، حالانکہ اُن کا عقیدہ خراب ہوتا ہے۔ اِس زمانے میں جو پہچان کا طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسوں کے سامنے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام لیں، اگر ان کا چہرہ خوشی سے کِھل جائے تو سمجھ لیں کہ واقعی دُرُست راستے پر ہیں اور اگر منہ بنائیں یا اِدھر اُدھر دیکھیں تو ان سے دور رہنے میں ہی عافیت ہے۔[1] اللہ پاک ہم سب کے اِیمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ناپاک تیل لگنے سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں

سوال: ناپاک جانور کا تیل اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: ناپاک جانور کا تیل اگر کسی کے کپڑے پر لگے گا تو ظاہر سی بات ہے کہ اسے ناپاک کر دے گا۔ بیرونِ ملک میں خنزیر کا تیل اسٹور میں بیچا جا رہا ہوتا ہے اور لوگ خریدتے بھی ہیں۔ خنزیر نجس العین ہے اس کا ہر ہر حصہ ناپاک ہے۔ 1979 میں میرا کولمبو جانا ہوا تھا تو میں نے وہاں دیکھا تھا کہ ایک مارکیٹ کے دو حصے کیے ہوئے تھے، ایک جانب مسلمانوں کے کھانے کے لیے حلال گوشت بیچا جا رہا تھا اور دوسری جانب خنزیر کا گوشت بیچا جا رہا تھا۔ اگر غلطی سے کوئی مسلمان گوشت خریدنے کے اِرادے سے وہاں چلا بھی جائے تو وہاں کے لوگ اسے بتا دیتے تھے کہ یہاں پر مسلمانوں کے خریدنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

بیرونِ ملک میں اسلامی لباس میں رہنے کے فوائد

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جو مسلمان بیرونِ ملک میں رہائش رکھے ہوئے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو

---

1 ...... مکۂ معظمہ کے سب سے بڑے عالم مولانا سید محمد مغربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جو حرمِ مکہ میں شیخ الحدیث تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرمایا: اِذَا جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْهِنْدِ نَسْئَلُه عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدُ رَضَا خَان فَاِنْ مَدَحَه عَلِمْنَا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاِنْ ذَمَّه عَلِمْنَا اَنَّه مِنْ اَهْلِ الْبِدْعِ هٰذَا هُوَ الْمِعْيَارُ عِنْدَنَا یعنی جب ہندوستان سے کوئی آتا ہے تو ہم اس سے مولانا شیخ احمد رضا خان کے بارے میں پوچھتے ہیں، اگر وہ ان کی تعریف کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور اگر ان کی بُرائی کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ بدمذہب ہے۔ یہی ہماری کسوٹی ہے۔ (تحقیقات، ص۴۷)

ایسے لباس میں رکھیں کہ دیکھنے سے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ مسلمان ہے۔میرا بیرونِ ملک کئی بار سفر ہوا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ اگر مسلمان کسی ہوٹل میں کھانا کھانے جاتا ہے تو ہوٹل والے لباس کے ذَریعے پہچان جاتے ہیں کہ یہ مسلمان ہے اور خود ہی بتا دیتے ہیں کہ یہاں پر تمام کھانا غیر مسلم لوگوں کا ہے، اِس طرح ایک مسلمان حرام کھانے سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔اِس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا مذہبی لباس میں رہنا بہت ہی فائدے مند ثابت ہوتا ہے۔ایک بار کسی ملک میں میرا جانا ہوا تھا تو وہاں کا یہ رَواج تھا کہ مسلمانوں کا قبرستان الگ تھا اور غیر مسلموں کا قبرستان الگ تھا، وہاں کا ایک شخص مسلمان ہو چکا تھا، اس کے دوستوں کو معلوم تھا لیکن اُس نے گھر والوں پر اپنا مسلمان ہونا ظاہر نہیں کیا تھا، جب اُس کا اِنتقال ہوا تو اُس کے دوستوں نے اُس کے گھر والوں کو بتایا کہ اِس نے اِسلام قبول کر لیا تھا، گھر والوں نے کہاں مانناتھا، لہٰذا اُس کے گھر والوں نے اپنے مذہب کے مُطابق اسے دَفنانے کی تیاری کی اور اسے غیر مسلموں کے قبرستان میں دفنا دیا۔اللہ پاک اُس بے چارے کی مغفرت فرمائے اور ہمیں اپنے اِیمان کی حفاظت کرنے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جھوٹ اور چغلی سے بچنے کا طریقہ

سوال: جھوٹ اور چغلی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اِنسان جھوٹ اور چغلی سے اُس وقت بچ سکے گا جب اُسے جھوٹ اور چغلی کی تباہ کاریوں کا علم ہو گا اور یہ علم دِینی کُتب کا مُطالعہ کرنے سے حاصل ہو گا۔جھوٹ سے بچنے کی کوشش جاری رکھے اور اِس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے دُعا بھی کرتا رہے، اللہ پاک کی رَحمت سے اُمید ہے کہ جھوٹ اور چغلی سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں آہستہ آہستہ انہیں چھوڑ دوں گا تو یہ خیال ذہن سے نکال کر فوراً ان گناہوں کو چھوڑ دے کہ موت کا کچھ معلوم نہیں کہ کس وقت آجائے لہٰذا اِنسان کو اپنے گناہوں سے جلد توبہ کر لینی چاہیے۔ہاں اگر کوئی زیادہ چائے پیتا ہے اور اُس کے لیے چائے نقصان دہ بھی ہے وہ کہے کہ میں آہستہ آہستہ چائے چھوڑ دوں گا تو یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے، جبکہ گناہوں کے مُعاملے میں آہستہ کا مُعاملہ تَرک کر دینا چاہیے۔اِسی طرح اگر کوئی شراب پیتا ہے اُسے بھی چاہیے کہ فوراً

چھوڑ دے کہ اس کا پینا حرام و گناہ ہے۔ کسی گناہ کو آہستہ آہستہ چھوڑنے کی اِجازت کوئی بھی عالمِ دِین نہیں دے گا۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ خرید کر مُطالعہ کیجیے۔ اِس کتاب کو پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ علم میں اِضافہ ہو گا۔ یاد رکھیے! علم ایک نور ہے اور گناہ اندھیرا ہے، جہاں علم کا نور آجاتا ہے تو وہاں گناہوں کا اندھیرا باقی نہیں رہتا۔

مالِ وِراثت تقسیم ہونے سے پہلے اس گھر میں کھانا شَرعاً دُرُست نہیں

سوال: اگر کسی خاندان میں مالِ وِراثت تقسیم نہیں ہوا بلکہ جو گھر میں سب سے بڑا ہے سارا مال اُسی کے پاس ہے اور سارے وُرَثاء بالغ بھی ہیں، اُن کی اِجازت کے بغیر ان کے مال سے زکوٰۃ اور دِیگر صَدَقاتِ نافلہ بھی دیتا رہتا ہے کیا اس کا ایسا کرنا شَرعاً دُرُست ہے؟

جواب: (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر بالغ کا مال زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچتا ہے اور سارے وُرَثاء کی طرف سے اِجازت بھی ہے تب تو وہ زکوٰۃ ان کے مال سے ادا کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) آج کل یہ رَواج دیکھا گیا ہے کہ مالِ وِراثت وُرَثاء میں تقسیم نہیں کیا جاتا، میّت کا بیٹا، پوتا، نواسہ اور نواسی اپنی زندگی جی رہے ہوتے ہیں جبکہ گھر کا بڑا بیٹا کاروبار کا بوجھ اُٹھا لیتا ہے۔ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں بیرونِ ملک کسی کے گھر مہمان بن کر ٹھہرا تھا، کچھ مدّت کے بعد اُس گھر کے سرپرست کا اِنتقال ہو گیا تو میں تعزیت کرنے پہنچا اور تعزیت کر کے واپس آگیا، اِس وجہ سے کہ وُرَثاء میں ابھی تک مالِ وِراثت تقسیم نہیں ہوا تھا اور مالِ وِراثت تقسیم ہونے سے پہلے اس گھر میں میرا کھانا شَرعاً دُرُست نہیں تھا۔ اِسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ کراچی میں بھی پیش آیا ہے۔

دِیے کے تیل میں بھی وُرَثاء کا حق

ایک بزرگ کا واقعہ بھی ہے کہ وہ کسی مَریض کی عیادت کرنے گئے، جب اُس مَریض کا اِنتقال ہو گیا تو انہوں نے جلتا ہوا دِیا بجھا دیا اور خود اندھیرے میں بیٹھ گئے پھر فرمایا: اِس دِیے کے تیل میں بھی وُرَثاء کا حق شامل ہو گیا ہے۔[1] یوں

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، ۲/۱۲۲۔

ہی کچھ عرصہ پہلے ایک مفتی صاحب کے والد صاحب کا اِنتقال ہوا تھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے گھر والوں سے کہہ کر مَیِّت کا سارا سامان الگ کروا دیا تھا کہ اب اِس میں وُرَثاء کا حق ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ مَیِّت کے پیسوں سے ہی لنگر کی دیگیں پکوا رہے ہوتے ہیں یا کوئی وارث ایک چیز مالِ وِراثت میں سے لے لیتا ہے لیکن یہ سب اُس صورت میں دُرُست ہو گا جب سارے وُرَثاء بالغ ہوں اور سب کی طرف سے اِجازت بھی ہو۔ اگر وُرَثاء میں کوئی نابالغ ہے تو اُس کا حصہ الگ کرنا ہو گا، اگرچہ وہ خرچ کرنے کی اِجازت دیتا ہو کیونکہ اُس کی اِجازت قابلِ قبول نہیں ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کب کس کا اِنتقال ہو جائے اور مالِ وِراثت کا مسئلہ بھی بہت ہی نازک ہوتا ہے لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے ”مالِ وِراثت میں خیانت نہ کیجئے“ خرید کر اُس کا مُطالعہ کرے۔

غیر مسلم کے لیے دُعائے مغفرت نہیں کر سکتے

سوال: اگر کسی غیر مسلم کا اِنتقال ہو جائے تو کیا اُس کے لیے دُعائے مغفرت کر سکتے ہیں؟[1]

جواب: جی نہیں! غیر مسلم کے لیے دُعائے مغفرت کرنا کُفر ہے۔[2]

خیر و عافیت کے ساتھ لمبی عمر کی دُعا دینی چاہیے

سوال: کیا کسی کو لمبی عمر کی دُعا دے سکتے ہیں؟[3]

جواب: جی ہاں! لمبی عمر کی دُعا دے سکتے ہیں، ساتھ ہی خیر و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی ہو یہ بھی کہہ دینا چاہیے، وگرنہ زندگی لمبی تو ہو جاتی ہے لیکن بستر ہی نصیب میں آتا ہے اور بندہ محتاج ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے مجھے کسی نے بتایا تھا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک مُرید فلاں علاقے میں موجود ہیں اور ان کی عمر 100 سال سے اوپر ہے، جب ہم اُس علاقے میں پہنچے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا، ہم نے وہاں مسجد میں باجماعت نماز ادا کی اور امام صاحب سے ملاقات کی تو انہوں نے بتایا کہ ان کے والد صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید ہیں، ان کی عمر

---

1. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)
2. بہارِ شریعت، ۱/۱۸۵، حصہ:۱۔
3. یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)

تقریباً 115 سال ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان سے جاکر ملاقات کا شَرف حاصل کیا، بڑی عمر ہونے کے باعث وہ کچھ کہہ نہیں پا رہے تھے۔ اللہ پاک ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نسوار کی بدبو کے ساتھ مسجد جانے اور نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا نسوار لگانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟ نیز اِس کی بُو کا کیا حکم ہے؟

جواب: نسوار لگانے سے وُضو نہیں ٹوٹتا، نسوار ایک بدبُودار تمباکو ہے۔ جو لوگ نسوار لگاتے ہیں ان کے دانت خراب ہو جاتے ہیں اور منہ میں بدبُو پیدا ہو جاتی ہے۔ منہ میں بدبُو لے کر مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، فرشتوں کو بھی اِس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ ایسی حالت میں نماز پڑھنا بھی منع ہے۔[1] اب اگر کوئی یہ کہے کہ "میں نسوار کھاتا ہوں لہٰذا میرا مسجد میں داخلہ حرام ہے تو اِس وجہ سے مجھے نماز مُعاف ہو گئی" ایسا نہیں ہے وہ گُناہ گار ہو گا۔

وِتر میں دُعائے قنوت بھول جانے کا حکم

سوال: وِتر کی نماز میں تکبیرِ قنوت اور دُعائے قنوت بھول جانے سے کیا سجدہ سہو کرنا لازم آئے گا؟

جواب: رُکوع کرنا نماز میں فرض ہے اور تکبیرِ قنوت اور دُعائے قنوت واجب ہے اور فرض سے واجب کی طرف نہیں جایا جاتا لہٰذا دُعائے قنوت رُکوع سے واپس لَوٹ کر نہیں پڑھی جائے گی، آخر میں سجدۂ سہو کیا جائے گا۔[2]

کیا گھر پر جمعہ کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

سوال: جس شخص کی دونوں ٹانگیں کسی وجہ سے کَٹ گئی ہوں تو کیا اس پر لازم ہے کہ نمازِ جمعہ مسجد میں ادا کرے؟

(ظفر حسین، پنجاب)

جواب: جمعہ کی اپنی شرائط ہیں، گھر پر نمازِ جمعہ ادا نہیں کی جا سکتی۔ البتہ جس شخص کی دونوں ٹانگیں کَٹ گئی ہیں تو ایسے شخص پر نمازِ جمعہ واجب نہیں ہے۔[3] لہٰذا وہ گھر پر نمازِ ظہر ادا کرے گا۔ جس شخص پر جمعہ واجب نہیں ہے اس پر عیدین

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۴۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ۱/ ۱۱۱ - کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ۱/ ۱۲۸۔

3 ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۳۲۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۷۷۲، حصہ: ۴۔

کی نماز بھی واجب نہیں ہے۔[1]

دو خطبوں کے دَرمیان دُعا مانگنا کیسا؟

سوال: کیا جمعہ کے دو خطبوں کے دَرمیان دُعا مانگ سکتے ہیں؟ (کوئٹہ)

جواب: جی ہاں! جمعہ کے دو خطبوں کے دَرمیان دُعا مانگ سکتے ہیں اور ان میں مانگی ہوئی دُعا قبول بھی ہوتی ہے۔[2] ہاں یہ یاد رہے کہ دو خطبوں کے دَرمیان مانگی جانے والی دُعا میں ہاتھ نہیں اُٹھانے اور نہ ہی زبان سے دُعا مانگنی ہے بلکہ دِل میں دُعا مانگنی ہے۔[3]

عید الفطر کی نماز سے پہلے میٹھی چیز کھانا سنَّت ہے

سوال: عید الفطر کی نماز سے پہلے میٹھی چیز کھانے کا شرعاً کیا حکم ہے؟[4]

جواب: عید الفطر کی نماز سے پہلے میٹھی چیز طاق عدد میں کھانا سنَّت ہے۔[5] ہمارے مُعاشرے میں لوگ اِس پر عمل بھی کرتے ہیں کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے گھروں میں سوّیاں پکائی جاتی ہیں اور لوگ کھا کر نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ نماز کے بعد شیر خورمہ اور پوریاں وغیرہ کھاتے ہیں۔ میری عام طور پر یہ عادت رہی ہے کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے تھوڑی مقدار میں سوّیاں کھالیتا ہوں، زیادہ نہیں کھاتا کہ یہ میدے کی بنی ہوئی ہوتی ہیں تو صحت کے لیے نقصان دہ بھی ہوسکتی ہیں۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھالینا چاہیے، ہمارے گھر میں جس وقت مدنی ماحول نہیں تھا اُس وقت بھی ہمیں عید الفطر کی نماز سے پہلے کھجور کھلائی جاتی تھی۔

---

1 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۷۷۹، حصہ: ۴۔

2 ...الحصن الحصین، اوقات الاجابة، ص ۲۷۔

3 ...مقتدیوں کو خطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی احوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے دَرمیان) دعا، اگر دل سے کریں، زَبان سے تلفُّظ (یعنی الفاظ ادا کرنا) اصلاً (یعنی بالکل) نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دُعا کرے بِلاشُبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۳۰۰-۳۰۱ ملتقطاً)

4 ...یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

5 ...فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ۱/ ۱۴۹۔

خواتین پر عید کی نماز واجب نہیں

سوال: کیا عورت پر عید کی نماز پڑھنا واجب ہے؟[1]

جواب: جی نہیں! عورت پر عید کی نماز پڑھنا واجب نہیں ہے۔[2]

سگریٹ کا دُھواں ناک میں چلا جائے تو روزے کا حکم

سوال: روزے کی حالت میں سگریٹ کا دُھواں ناک میں چلا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر سگریٹ کا دُھواں خود ہی ناک میں چلا گیا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، ہاں اگر دُھواں خود سانس کے ذریعے ناک میں داخل کیا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔[3]

بارگاہِ رِسالت میں نو بار رَمضانُ المبارک کی حاضری

سوال: آقائے دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زندگی میں رَمَضانُ المبارک کے کتنے مہینے آئے؟[4]

جواب: حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زندگی میں نو رَمَضانُ المبارک کے مہینے آئے تھے۔[5] جن میں سے دو مہینے 30 دِن کے اور سات مہینے 29 دِن کے گزرے ہیں، یہ تمام رَمَضانُ المبارک کے مہینے گرمی کے موسم میں آئے تھے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۷/ ۶۱۵۔

3 ...... کبھی یا دُھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلّہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اُڑی یا جانوروں کے کُھر یا ٹاپ سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو، خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو، یہاں تک کہ اگر کی بتی وغیرہ خوشبو سُلگتی تھی، اُس نے مونھ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔ یوہیں حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر روزہ یاد ہو اور حقہ پینے والا اگر پیے گا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۸۲، حصہ: ۵)

4 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت)

5 ...... عمدۃ القاری، کتاب الصوم، ۸/ ۴۔

کیا رَمَضانُ المبارک میں مَرنے والوں سے سُوالاتِ قبر نہیں ہوتے؟

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ جو رَمَضانُ المبارک میں اِنتقال کرتا ہے اُس سے قبر میں سُوالات نہیں کیے جاتے، کیا یہ بات دُرُست ہے؟ (محمد رفیق)

جواب: جی ہاں! حدیثِ پاک میں ہے: جو رَمَضانُ المبارک میں اِنتقال کرتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور نہ ہی اُس سے سُوالات ہوتے ہیں۔(1)

سب سے عمدہ کھجور کون سی ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص دُبئی میں ہو تو وہ دِرھم کے اِعتبار سے صَدقۂ فطر کی کتنی رَقم دے گا؟ (محمد عظیم)

جواب: جو شخص دُبئی میں ہے تو وہ دُبئی میں دیکھے کہ وہاں دو کلو گیہوں میں 80 گرام کم کی کتنی رَقم بنتی ہے اور اسی طرح جَو، کشمش اور کھجور میں چار کلو میں 160 گرام کم کر کے جو رَقم بنے گی وہی ایک جان کا صَدقۂ فطر ہو گا۔ البتہ عجوہ کھجور سب سے عمدہ کھجور ہے، اَحادیثِ مُبارکہ میں اِس کے فضائل بھی آئے ہیں، یہ کھجور دُبئی کی مارکیٹوں میں بآسانی مل جاتی ہے، جس سے ممکن ہو تو وہ اِس سے صَدقۂ فطر ادا کرے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) میں نے اور حاجی عبدالحبیب نے کچھ دِنوں پہلے عرب امارات کے حساب سے عجوہ کھجور سے صَدقۂ فطر کی رَقم کا حساب لگایا تھا جو کہ پاکستانی کرنسی کے اِعتبار سے کم و بیش 12 ہزار روپے ہیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے فرمایا:) میرے بیٹے حاجی عبید رضا نے میرا صَدقۂ فطر عجوہ کھجور کے حساب سے دے دیا ہے۔ بہر حال دِرھم اور ریال کے حساب سے جو صَدقۂ فطر کی رَقم بنے گی وہ تقریباً 300 دِرھم یا ریال بنے گی۔ اگر اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ 300 دِرھم یا ریال دے دیں گے تو ایک جان کی طرف سے صَدقۂ فطر ادا ہو جائے گا۔ عجوہ کھجور کے حساب سے صَدقۂ فطر کی پاکستانی رَقم 12 ہزار روپے اور مکہ و مدینہ کا 300 دِرھم و ریال ہے یہ 1441 سِنِ ہجری بمطابق 2020 کے اِعتبار سے ہے۔ بہر حال جو لوگ صاحبِ حیثیت ہیں وہ چاہیں تو پاکستان میں رہتے ہوئے عجوہ کھجور کی رَقم کے حساب سے صَدقۂ فطر ادا کر سکتے ہیں۔(2)

---

1 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۹، حصہ ۱:۱۔

2 ......فتاوىٰ هندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ۱/ ۱۹۲۔

www.dawateislami.net

نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں

سوال: اگر کسی نابالغ کی سالگرہ پر اتنے تحائف آئیں کہ جن کی قیمت زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچتی ہو تو کیا اِس صورت میں نابالغ پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی؟

جواب: جی نہیں! نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔[1]

ایک تولہ سونا جس کی ملکیت میں ہو کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

سوال: جس عورت کے پاس ایک تولہ سونا موجود ہو اور اس کا بیٹا گھر کا راشن دے دیتا ہو، نیز محلے کے کچھ لوگ اس عورت کی دَوائی کا خرچ اُٹھاتے ہوں کیا ایسی عورت کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) ایک تولہ سونا موجود ہونے کی صورت میں زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک تولہ سونے کی رَقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی رَقم سے زائد ہوتی ہے۔[2] ہاں اگر یہ سونا اپنے بیٹے کی مِلک کر دیتی ہے تو اب اِس کا زکوٰۃ لینا جائز ہو جائے گا۔ نیز ایک تولہ سونے کے ساتھ کچھ رَقم مل جائے تو سال گزرنے پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔[3] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) عموماً معذور عورتوں کے اَخراجات محلے والے بھی پورے کر دیتے ہیں، جہاں تک سونے کی رَقم کا تعلق ہے تو فی الوقت 1441 سِنِ ہجری بمطابق 2020 میں ایک تولہ سونے کی پاکستانی رَقم چھیانوے ہزار (96000) روپے بنتی ہے۔ مجھے اپنا بچپن یاد ہے کہ اس وقت ایک تولہ سونے کی رَقم 100 روپے تھی۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) پچھلے سال جب لوگوں نے زکوٰۃ دی تھی وہ 90 ہزار کی رَقم سے ادا کی تھی اور اس وقت جو چیز 20 لاکھ کی تھی آج وہ چیز 90 لاکھ کی ہے۔ جو لوگ لکھ پتی تھے آج وہ کروڑ پتی ہو گئے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینے سے گھبرانا نہیں چاہیے، اللہ پاک کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا چاہیے۔ گھروں میں عموماً جو سونا رکھا ہوا ہوتا ہے وہ 21 یا 22 کیرٹ کا ہوتا ہے لیکن جو سونا 24 کیرٹ کا ہوتا ہے وہ زیادہ مہنگا ہوتا ہے۔ جو حضرات سونے کے

---

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرھا وصفتھا وشرائطھا، ۱/ ۱۷۲۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۲۸-۹۲۹، حصہ: ۵ ملخصاً۔

3 ...... فتاویٰ اہلسنت، احکامِ زکوٰۃ، ص۲۱۵۔

اِعتبار سے زکوٰۃ نکالتے ہیں انہیں چاہیے کہ صرّافہ بازار سے 21، 22 اور 24 کیرٹ کی قیمت معلوم کر لیا کریں، کیا پتا آپ نے زکوٰۃ 90 ہزار نکالی ہو جبکہ آپ کی زکوٰۃ ایک لاکھ سے زیادہ بنتی ہو لہٰذا زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے صرّافہ بازار سے سونے کی قیمت کیرٹ کے لحاظ سے معلوم کر لینی چاہیے۔

نعمتوں پر ناشکری کرنا کیسا؟

سوال: لوگوں کے پاس مال اور دِیگر نعمتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اِس کے باوجود ناشکری کرتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: ﴿لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: "اگر اِحسان مانوگے تو میں تمہیں اور دوں گا۔" رہی بات لوگوں کی ناشکری کرنے کی تو دَر اَصل کچھ لوگ بہت زیادہ حریص ہوتے ہیں اور ان کی زبان پر ہر وقت هَلْ مِنْ مَّزِیْد کا نعرہ ہوتا ہے، اتنی حرص اچھی نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر اِنسان کو سونے کی دو وادیاں دی جائیں تب بھی وہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا، اِنسان کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ [2] اِنسان کو جتنی چیز کی ضَرورت ہو اتنی چیز پر ہی اِکتفا کر لینا زیادہ بہتر ہے۔ زیادہ مال جمع کر کے بھی کیا کرے گا، تمام مال چھوڑ کر ایک دِن سب کو مرنا ہی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں ایسے بہت کم لوگ ہیں جو والدین کے اِیصالِ ثواب کے لیے ایک مسجد یا مدرسہ تعمیر کر دیں، اگر یہ نہیں کر سکتے تو مسجد یا مدرسے کا فرش ڈلوا دیں، مسجد کا وُضو خانہ بنوا دیں، مسجد یا مدرسے کے پانی کی موٹر لگوا دیں یا اِسی طرح کے کسی کارِ خیر میں حصہ ملا لیں کہ جس کا ثواب والدین کو قبر میں پہنچتا رہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جوش میں آ کر کہہ دیتے ہیں کہ ہم اپنے والدین کے اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد یا مدرسہ بنائیں گے لیکن بعد میں وہ نظر بھی نہیں آتے کہ کہاں غائب ہو گئے ہیں؟ ابھی ہمارے مُعاشرے کا یہ حال ہے تو بعد میں آنے والے لوگوں سے شاید یہ اُمید بھی نہ ہو کہ کوئی اِیصالِ ثواب کرے گا یا اپنے والدین کے اِیصالِ ثواب کے لیے ایک مسجد یا مدرسہ بنائے گا۔ اللہ پاک کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کر کے اس کا ثواب اپنے مَرحومین کو اِیصال کرنا چاہیے۔

---

1 ...... پ ۱۳، ابراھیم: ۷۔

2 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنة المال، ۴/ ۲۲۸، حدیث: ٦٤٣٦۔

www.dawateislami.net

اپنی آخرت سنوارنے کے لیے مسجد کی تعمیر

(رکنِ شوریٰ حاجی اَمین فرماتے ہیں:) ایک شخص کو انگور بہت پسند تھے، ایک دِن وہ کام پر جارہا تھا تو راستے میں اسے انگور نظر آئے، اس نے انگور خرید کر اپنے گھر پر دیئے اور خود کام پر چلا گیا کہ واپس آکر کھالوں گا، جب وہ کام سے فارغ ہو کر گھر آیا اور انگور کھانے کے لیے طلب کیے تو گھر والوں نے بتایا کہ انگور بہت لذیذ تھے تو ہم نے سارے کھالیے۔ یہ سن کر وہ شخص گھر سے باہر نکلا اور اپنی بائیک پر سوار ہو کر کہیں چلا گیا۔ گھر والوں نے سوچا کہ ہم نے سارے انگور کھالیے اور اس کے لیے نہیں رکھے شاید اس وجہ سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ جب وہ واپس آیا تو گھر والوں نے دَریافت کیا کہ کہاں گئے تھے؟ اس نے بتایا کہ میں فلاں جگہ گیا تھا، وہاں پر ایک مسجد بنانے کے لیے پلاٹ دیکھا اور اسے بنانے کے لیے مزدور بھی لگائے ہیں۔ آج تم نے میری زندگی میں میرے لیے انگور نہیں رکھے تو میرے مَرنے کے بعد بھی میرے لیے کچھ نہیں کر سکو گے، اِس لیے میں اپنی آخرت سنوارنے کے لیے مسجد بنوانے گیا تھا۔

اللہ پاک کی یاد کو اپنی عادت بنانا چاہیے

سوال: بعض لوگوں کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والی ذات اللہ پاک کو بھول گئے ہیں، اگر واقعتاً کوئی ایسا ہو تو اس کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کو چاہیے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو دیکھے اور اللہ پاک کو یاد کرے مثلاً یہ یاد کرے کہ اللہ پاک نے مجھے زبان دی ہے جس سے میں کلام کرتا ہوں، اُس نے مجھے آنکھیں دی ہیں جن سے میں دیکھتا ہوں، اُس ذات نے مجھے دو ہاتھ دیئے ہیں جن سے میں کام کاج کرتا ہوں اور اُس نے مجھے دو پاؤں دیئے ہیں جن سے میں چلتا ہوں۔ اِن تمام نعمتوں کے ذَریعے ہم گناہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ہمیں زمین میں نہیں دھنساتا۔ اللہ پاک نے اِنسان کو جو عقل دی ہے ایسی عقل کسی اور جاندار کو نہیں دی، اس کے علاوہ بھی کئی نعمتیں ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ بہت سی نعمتیں تو بن مانگے ہی وہ ذات دے دیتی ہے۔ پھر بھلا ہم اس پاک ذات کو کیسے بھول سکتے ہیں! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے نعتیہ دِیوان میں فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

یاد اس کی اپنی عادت کیجئے (حدائقِ بخشش)

حُسنِ اَخلاق کا مدار صرف کسی سے ہنس کر ملنے پر نہیں

سوال: کیا کسی سے ہنس کر بات کرنا حُسنِ اَخلاق ہے؟

جواب: اَخلاق کا لفظ عمومیت رکھتا ہے، فی زمانہ جو کوئی ہنس کر مل لیتا ہے یا اچھے اَنداز سے گفتگو کر لیتا ہے تو لوگ اسے بھی اچھے اَخلاق والا کہہ دیتے ہیں۔ حُسنِ اَخلاق کا مدار کسی سے ہنس کر ملنے یا اچھے اَنداز سے گفتگو کرنے پر نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کا حُسنِ اَخلاق معلوم کرنا ہے تو اس کے ساتھ سفر کرے یا کاروباری مُعاملات کرے، تب جا کر پتا چلے گا کہ وہ کتنا حُسنِ اَخلاق کا پیکر ہے۔ بااَخلاق لوگ تو مزاروں اور غاروں میں بس گئے ہیں۔ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے کسی کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اُسے فلاں فلاں مُعاملے میں دیکھا ہے؟ عرض کی گئی: نہیں، فرمایا: ضَروری نہیں جیسا تم نے بیان کیا ہے وہ ویسا ہی ہو۔[1] کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک شخص جو بظاہر بہت ہی نورانی چہرے والا تھا، اسے کسی شخص نے پوری فیملی سمیت اپنے ساتھ حج کروایا لیکن جب وہ حج کر کے واپس لوٹے تو وہ شخص اس سے کافی بدظن ہو چکا تھا۔ ایک محاورہ بھی ہے: ”ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی۔“ ایسا ہی ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ ”کسی شخص کا دیوانہ ہونا اسلامی بھائیوں میں مشہور تھا کہ وہ بہت اچھے اَخلاق والا ہے، جب اسلامی بھائی اسے مدنی قافلے میں ساتھ لے گئے تو واپسی پر اسلامی بھائیوں کا کہنا تھا کہ یہ تو بہت ہی بداَخلاق ہے۔“ آج کے دور میں اَخلاق کا واقعی جنازہ نکلا ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کو دو چار مرتبہ چائے پلا دے تو لوگ اسے بھی بااَخلاق کہہ دیتے ہیں، جب اس کے ساتھ کوئی کاروبار کرے گا تو پتا چلے گا کہ کتنا بااَخلاق ہے؟ اللہ پاک ہمارا ظاہر و باطن ایک جیسا کر دے، ہمیں بااَخلاق بنائے اور

---

1 ...... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا تو اس سے دَریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا خرید و فروخت اور دِیگر مُعاملات میں اس کے ساتھ تمہارا کوئی واسطہ رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا صبح شام اس کے پڑوس میں گزارتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے خیال میں تم اسے نہیں جانتے۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۱۹۸/۳ ماخوذاً)

ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جہاں جاندار کی تصویر ہو وہاں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے

سوال: جس گھر میں کسی بزرگ کی تصویر ہو تو کیا اُس گھر میں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے؟

جواب: جی ہاں! حدیثِ پاک میں ہے: جس گھر میں جاندار کی تصویر ہوتی ہے وہاں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے۔[1] گھروں میں تصویر رکھنے سے بچنا ضروری ہے کہ اِن کے ذَریعے سے بُت پرستی کا آغاز ہو سکتا ہے جیسا کہ پہلے کے لوگوں نے اپنے گھر میں نیک لوگوں کی تَصاویر رکھی تھیں اور آہستہ آہستہ بُت پرستی کی طرف منتقل ہو گئے اور ان نیک لوگوں کو خدا سمجھ کر ان کی عبادت کرنے لگے۔

سوٹ سے کپڑا بچ جائے تو دَرزی کیا کرے؟

سوال: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی درزی کو کپڑا سِلنے کے لیے دیا جاتا ہے تو وہ ایک رَسید دیتا ہے جس میں یہ شرط ہوتی ہے کہ ”کپڑا بچنے کی صورت میں ہم واپس کرنے کے پابند نہیں ہیں“ اِس طرح کی شرط لگانا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کی شرط لگانا فاسِد ہے، کپڑے سے بچا ہوا ٹکڑا اتنا ہے کہ جس کی قیمت عُرف میں بنتی ہے تو ایسا کپڑے کا ٹکڑا گاہک کو واپس دینا ہو گا۔ ہاں اگر کپڑے کا بچا ہوا ٹکڑا گاہک نہیں لے رہا یا گاہک کو اس کی ضَرورت نہیں ہے تب وہ ٹکڑا دَرزی رکھ سکتا ہے۔ دَرزی حضرات کو میرا مشورہ ہے جو سوٹ کاٹ رہے ہیں اُس سے جتنا کپڑا بھی بچ رہا ہے اگرچہ وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں وہ الگ سے تھیلی میں رکھتے جائیں، جب گاہک کپڑے لینے آئے تو ساتھ میں وہ تھیلی بھی دے دیں، اگر وہ لے لیتا ہے تو ٹھیک ہے وگرنہ خود رکھ لے۔ دَرزی حضرات کو چاہیے کہ اگر انہوں نے کوئی شرط لگانی ہے تو پہلے دارالافتاء اہلسنّت سے راہ نمائی لے لیں کہ ہم یہ شرط لگا رہے ہیں، کیا یہ شرط شرعاً دُرُست ہے؟

اچھے کاموں پر بچوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے

سوال: چھوٹے بچوں کی حوصلہ افزائی کس طرح کرنی چاہیے؟

---

1 ...... بخاری، کتاب اللباس، باب التصاویر، ۴/۸۷، حدیث: ۵۹۴۹۔

جواب: چھوٹے بچوں کی حوصلہ افزائی ہر جائز طریقہ سے کرنی چاہیے مثلاً جو چیز بچے کو پسند ہے وہ اسے تحفے میں دے دی جائے اِس سے بھی اُس کی حوصلہ افزائی ہو جائے گی۔ اگر بچہ کوئی اچھا کام کر رہا ہے تو اس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہ نکالیں بلکہ اسے اس کام پر شاباش دیجیے، اِس سے وہ اور بھی اچھے کام کرنے کی کوشش کرے گا۔ اِس کے برعکس اگر اچھے کام پر بچے کو شاباش نہیں دی گئی تو ہو سکتا ہے کہ وہ آئندہ ایسے اچھے کام نہ کرے۔ البتہ غلط کام پر کبھی بھی بچے کی حوصلہ افزائی نہ کریں مثلاً بچہ قاعدہ پڑھ رہا ہے اور ایک حرف دُرست پڑھا ہے لیکن باقی غَلَط پڑھ رہا ہے تو اس پر اسے شاباش نہ دیں بلکہ اسے مزید کوشش کرنے کا کہیں۔ بچے کو غلط پڑھنے پر ڈانٹے بھی نہیں کہ اس طرح شاید وہ کبھی بھی نہ پڑھے، ہر بار کی ڈانٹ مفید ہو یہ ضَروری نہیں لہٰذا بچے کو ڈانٹنا نہیں چاہیے کہ تم نے غلط پڑھا ہے۔ بعض قاری صاحبان بچوں پر فضول غصہ کرتے رہتے ہیں، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

اِیصالِ ثواب کرنے سے ثواب کم نہیں ہوتا

سوال: جو لوگ مُردوں کو اِیصالِ ثواب کرتے ہیں کیا اس کا ثواب ایصالِ ثواب کرنے والوں کو بھی ملتا ہے؟ نیز کیا عید کے دِن قبرستان جا سکتے ہیں؟

جواب: اِیصالِ ثواب کا مطلب ہے ثواب پہنچانا، جو لوگ اِیصالِ ثواب کرتے ہیں اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ جتنا ثواب مُردے کو اِیصال کیا ہے اتنا ہی ثواب اُسے بھی ملے گا مثلاً کسی نے ایک قرآنِ پاک کا ثواب کسی کو اِیصالِ ثواب کیا تو مُردے کو ایک قرآنِ پاک کا ثواب ملے گا لیکن اِیصالِ ثواب کرنے والے کو دو ثواب ملیں گے ایک قرآنِ پاک پڑھنے کا اور دوسرا وہ جو اس نے مُردے کو پہنچایا ہے اسی کی مثل اسے بھی ملے گا۔ یعنی اِیصالِ ثواب کرنے والے کو ڈبل ثواب ملے گا۔

رہی بات عید کے دِن قبرستان جانے کی تو عید ہو یا نہ ہو اِنسان کو عبرت حاصل کرنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنے کے لیے جانا چاہیے اور موت کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔ (اِس موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنَّت نے فرمایا:) قبروں کی زیارت کے لیے چار دِن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ۔ اِسی طرح بابرکت دِنوں اور راتوں میں بھی قبروں کی زیارت کرنا

افضل ہے مثلاً عیدین، 10 محرم الحرام اور ذوالحجۃ الحرام کے اِبتدائی 10 دِن۔[1] جمعہ کے دِن فجر کی نماز کے بعد قبروں کی زیارت کرنا افضل ہے۔[2]

قیامت تک آنے والے مُریدین کی راہ نمائی

سوال: حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا فرمان ہے "میں اپنے مُریدین کی سات پُشتوں کی راہ نمائی کرنے والا ہوں" تو آیا کہ ہم کون سی پُشت میں کہلائیں گے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یہ فرمان مُبالغے کے لیے ہے، اِس طرح کا ایک فرمان یہ بھی ہے کہ "میں قیامت تک آنے والے اپنے مُریدین کی راہ نمائی کرتا رہوں گا۔"[3] عام آدمی بھی بسا اوقات اِس طرح کے جملے مُبالغے کے لیے کہہ دیتا ہے مثلاً "میں تجھے 100 بار کہہ چکا ہوں" اِس طرح کے جملوں سے کثرت مُراد ہوتی ہے۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی 70 کا عدد مُبالغہ کے لیے آیا ہے۔[4] (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) عوام میں اِس طرح کا مُحاورہ بھی بولا جاتا ہے کہ "اتنا پیسا ہے کہ سات پشتیں کھائیں گی۔"

مقاماتِ مُقدَّسہ پر دُعا کرنا کیسا؟

سوال: اگر کسی شخص کی اَولاد نہ ہو اور وہ اَولاد کے حصول کے لیے مقدّس مقامات مثلاً مزارات پر دُعائیں کرتا رہتا ہے، جب اس کے گھر میں اَولاد ہو جائے تو اب ایسے شخص کو کیا گمان کرنا چاہیے کہ کس مقام پر دُعا قبول ہوئی ہے؟

(محمد راشد، مدینہ منورہ)

جواب: یقینی طور پر یہ معلوم کرنا کہ میرے گھر میں اَولاد کس مقدّس مقام یا مزار پر دُعا کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے یہ بہت مشکل کام ہے، اِس موقع پر حُسنِ ظن رکھنا زیادہ مناسب ہے۔ دُنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ہر ایک کو کہتے

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور وقراءۃ القرآن فی المقابر، ۵/ ۳۵۰۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۸، حصہ: ۴۔

3 ...... بہجۃ الاسرار، ذکر فضل أصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۱۔

4 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۷۰۔

پھرتے ہیں کہ آپ کی دُعا سے میرا فلاں کام ہو گیا یا اپنے محلے کے امام صاحب کا دِل رکھنے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ آپ کو میں نے دُعا کے لیے کہا تھا آپ کی دُعا کی بَرَکت سے میرا کاروبار اچھا ہو گیا، بعض اوقات امام صاحب کو دُعا کے لیے کہا نہیں ہوتا اور نہ ہی امام صاحب نے دُعا کی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود لوگ آ کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کی دُعا سے میرا فلاں مسئلہ حل ہو گیا۔ یوں ہی کسی شخص کے اِنتقال پر کہہ دیتے ہیں کہ "اللہ پاک کو پیارا ہو گیا"، اللہ پاک کی رَحمت کو جا پہنچا" حالانکہ بندوں کو علم نہیں ہوتا کہ وہ واقعی اللہ پاک کی رَحمت میں ہے یا عذابِ قبر میں گرفتار ہے۔ اِس طرح کے بہت سے جملے ہمارے مُعاشرے میں رائج ہیں، کوشش یہی کرنی چاہیے کہ اِس طرح کے جملے نہ کہے جائیں جن میں خبر پائی جا رہی ہو مثلاً وہ اللہ پاک کی رَحمت کو پہنچا وغیرہ۔ ہاں مَرحوم کہنا محتاط لفظ ہے کہ اِس کے دو معنیٰ ہیں: ایک معنیٰ یہ ہے کہ اس پر رحم کیا جائے اور دوسرا معنیٰ ہے کہ اس پر رحم کیا گیا۔ بعض لوگ اِس قدر جاہل ہوتے ہیں کہ مَرحوم کو محروم لکھ دیتے ہیں اور اِن دونوں کے دَرمیان انہیں کوئی فرق بھی معلوم نہیں ہوتا۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	عید الفطر کی نماز سے پہلے میٹھی چیز کھانا سنّت ہے	11
رَمَضانُ المبارَک کی یاد کیسے تازہ کریں؟	1	خواتین پر عید کی نماز واجب نہیں	12
پورا سال ہی رَمَضان کی یاد میں گزر جاتا	2	سگریٹ کا دُھواں ناک میں چلا جائے تو روزے کا حکم	12
خواتین اپنے بال ایسی جگہ چھپادیں جہاں اجنبی کی نظر نہ پڑے	3	بارگاہِ رِسالت میں نوبار رَمَضانُ المبارَک کی حاضری	12
قرض خواہ کو قرض کی تاخیر پر ملنے والا ثواب	3	کیا رَمَضانُ المبارَک میں مَرنے والوں سے سُوالاتِ قبر نہیں ہوتے؟	13
مقروض کو مہلت دینی چاہیے	4	سب سے عمدہ کھجور کون سی ہے؟	13
نفس کا معنیٰ اور اِس کی اَقسام	5	نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں	14
ناپاک تیل لگنے سے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں	6	ایک تولہ سونا جس کی ملکیت میں ہو کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟	14
بیرونِ ملک میں اسلامی لباس میں رہنے کے فوائد	6	نعمتوں پر ناشکری کرنا کیسا؟	15
جھوٹ اور چغلی سے بچنے کا طریقہ	7	اپنی آخرت سنوارنے کے لیے مسجد کی تعمیر	16
مالِ وِراثت تقسیم ہونے سے پہلے اس گھر میں کھانا شرعاً دُرست نہیں	8	اللہ پاک کی یاد کو اپنی عادت بنانا چاہیے	16
دِیے کے تیل میں بھی وُرثاء کا حق	8	حُسنِ اَخلاق کا مدار صرف کسی سے ہنس کر ملنے پر نہیں	17
غیر مسلم کے لیے دُعائے مغفرت نہیں کرسکتے	9	جہاں جاندار کی تصویر ہو وہاں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے	18
خیر وعافیت کے ساتھ لمبی عمر کی دُعا دینی چاہیے	9	سوٹ سے کپڑا بچ جائے تو دَرزی کیا کرے؟	18
نسوار کی بدبو کے ساتھ مسجد جانے اور نماز پڑھنے کا حکم	10	اچھے کاموں پر بچوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے	18
وِتر میں دُعائے قنوت بھول جانے کا حکم	10	ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب کم نہیں ہوتا	19
کیا گھر پر جمعہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟	10	قیامت تک آنے والے مُریدین کی راہ نمائی	20
دو خطبوں کے دَرمیان دُعا مانگنا کیسا؟	11	مقاماتِ مُقدَّسہ پر دُعا کرنا کیسا؟	20

ماخذ ومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مستدرک	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الحصن الحصین	ابوالخیر محمد بن محمد ابن جزری، متوفی ۸۳۳ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت
معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
بہجۃ الاسرار	ابوالحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
لطائف المعارف	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
درمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ اہلِ سنّت (احکامِ زکوٰۃ)	دارالافتاء اہلِ سنّت	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
تحقیقات	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	اردو بازار لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **”غور و فکر“** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **”مَدَنی اِنعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

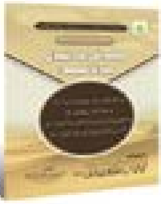

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net